رضوان اللہ

بعد از موت

(۱۰)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

جنت

انسان کی فطری خواہش ہے کہ یہ جنت کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کی یہ خواہش اس قدر عمومی ہے کہ کوئی شخص مذہب سے بے گانہ اور اخروی جنت کے تصور سے بے پروا بھی ہو، وہ اپنے حصے کی جنت کم سے کم اس دنیا میں ضرور بنا لینا چاہتا ہے۔ دنیوی جنت کے لیے اسباب چاہییں اور پروردگارِ عالم کا اذن چاہیے، مگر اخروی جنت کے لیے ایمان و عمل اور پروردگار کا فضل چاہیے۔ یہ اخروی جنت صرف ان لوگوں کا مقدر بنے گی جو خدا کے سامنے پیش ہونے کا شعور اور اس کی خاطر اپنی جنت جیسی زندگی کو بھی قربان کر دینے کا حوصلہ رکھتے ہوں گے۔ اس کے برخلاف جو لوگ دنیا کے ہو رہیں اور اسی میں کھو کر اپنے آپ کو آخرت سے بے نیاز کر لیں، وہ اصل جنت سے بالکل محروم رہیں گے:

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (الزخرف ۴۳: ۷۲)

”اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے اپنے اعمال کے صلے میں۔“

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى، فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى. (النازعات ۷۹: ۴۰-۴۱)

”اور جو اپنے رب کے حضور میں پیشی سے ڈرا، اور اپنے نفس کو خواہشوں کی پیروی سے روکا، تو بہشت ہی اُس کا ٹھکانا ہے۔“

جنت ایک پاکیزہ مقام ہے۔ اس کے مساکن، اس میں دی جانے والی زندگی، اس میں ہونے والی گفتگو، اس میں ملنے والے شراب وطعام اور ازواج، سب پاک ہوں گے، اس لیے اس میں داخل ہونے کی پہلی اور آخری شرط بھی پاک ہونا ہوگی۔ خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جنھوں نے دنیا ہی میں اپنے نفس کی گندگیوں کا ازالہ کرلیا ہوگا۔ وگرنہ بہت سے لوگوں کو قبر کی گھٹن، قیامت کے ہول، عدالت کے رعب، جزا کے دن کی حسرت وندامت اور وہاں ہونے والی رسوائی کے ذریعے سے صاف کیا جائے گا۔ اور نہایت بدبخت ہوں گے وہ لوگ کہ جن کی آلودگی کو صرف اور صرف دوزخ کی آگ ہی صاف کر سکے گی۔ غرض یہ کہ جنت جیسے پاکیزہ مقام میں گندے نفوس کا داخلہ کسی صورت بھی ممکن نہیں ہوگا۔ اس میں جانے والے کے لیے لازم ہوگا کہ وہ اپنے نفس کو آلایشوں سے پاک کر چکا ہو یا اس کے نفس کو بعد ازاں سزا دے کر پاک کر دیا گیا ہو:

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا، وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰی. (طٰہٰ ۲۰:۷۶)

”ہمیشہ رہنے والے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ صلہ ہے ان کا جو پاکیزگی اختیار کریں۔“

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا، وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰهَا. (الشمس ۹۱:۹-۱۰)

”فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اسے آلودہ کر ڈالا۔“

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنۡظُرُ اِلَيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيۡهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ. (آل عمران ۳:۷۷)

”اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف (نگاہ التفات سے) دیکھے گا اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کرے گا، بلکہ وہاں ان کے لیے ایک دردناک سزا ہے۔“

جنت کوئی عارضی اور جز وقتی انعام نہیں، بلکہ یہ اس طرح کے ہر اندیشے سے مبرا ہوگی حتیٰ کہ انقطاع کے ہر شائبے سے بھی پاک ہوگی۔ جو کوئی ایک مرتبہ اس میں داخل ہو جائے گا، وہ اس میں سے نہ کبھی نکالا جائے گا اور نہ اس کو ملنے والے انعامات میں کوئی تعطل آئے گا:

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ سُعِدُوۡا فَفِی الۡجَنَّةِ، خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ، عَطَآءً غَيۡرَ مَجۡذُوۡذٍ. (ہود ۱۱:۱۰۸)

”رہے وہ جو نیک بخت ہیں تو وہ جنت میں ہوں گے۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے، جب تک (اُس عالم کے) زمین وآسمان قائم ہیں، الاّ یہ کہ تیرا پروردگار کچھ اور چاہے، ایسی عطا کے طور پر جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔“

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

جنت میں ہمیشہ رہنے کے لیے اس بات کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی کہ کون کتنا زیادہ صالح ہے۔ نیکی کی راہ پر چلنے والا کوئی عام مسافر ہو یا اس پر سبقت کرنے والا خدا کا مقرب اور برگزیدہ، ہر کوئی اس میں دائمی طور پر مقیم ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ بات عجیب محسوس ہو کہ ان میں سے ایک کے پاس عمل کی پونجی کم ہے اور دوسرے کا دامن اس متاع عزیز سے بھرا ہوا ہے اور وہ دونوں جنت میں ابدی طور پر رہنے کے مستحق قرار پائے ہیں۔ اس کے جواب میں قرآن نے واضح کیا ہے کہ جنت میں باقاعدہ درجات کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ نیکی میں کمی وبیشی اور اس کی کیفیت کے اعتبار سے وہاں مختلف مقامات ہوں گے۔ سابقین اولین اور عام صالحین کی جنتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں گی۔ ان میں دی جانے والی نعمتوں میں بھی حد درجہ تفاوت ہوگا۔[1] چنانچہ ہر ایک کے لیے جنت کا ابدی اور دائمی ہونا، نہ عجیب معاملہ ہے اور نہ یہ عدل کے خلاف ہی ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ عدل اگر اللہ کی صفت ہے تو فضل کرنا بھی اسی کا فعل ہے۔ چنانچہ جنت میں جب صالحین خواہش کریں گے کہ ان کے والدین، ان کی اولاد اور ان کے ازواج جس طرح دنیا میں ان کے ساتھ رہے، اسی طرح یہاں کی مسرت بھری زندگی میں بھی وہ ان کے ساتھ رہیں تو ان کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے انھیں ایک ہی جگہ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ اس کی صورت یہ نہیں ہوگی کہ صالحین کو اوپر کے درجے سے اتارا جائے اور نچلے درجے میں ان سب کو اکٹھا کر دیا جائے کہ یہ صالحین کے ساتھ ظلم اور سراسر زیادتی ہوگی۔ بلکہ خدا اپنے فضل سے یہ کرے گا کہ ان کے عزیزوں کو کم تر درجے کی جنت سے اٹھا کر، محض صالحین کی دل جوئی کے لیے، ان کے ساتھ اکٹھا کر دے گا۔ تاہم، یہ لازم ہوگا کہ ان کے یہ عزیز اپنے ایمان اور عمل کی بنیاد پر، بڑے درجے میں نہ سہی، مگر جنت میں داخل ہونے کا استحقاق ضرور ثابت کر چکے ہوں:

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

۱؎ درجات کے اس فرق کو قرآن کے اس ایک مقام سے بخوبی سمجھ لیا جا سکتا ہے جہاں جنتیوں کے پینے کا ذکر ہوا تو کسی کے لیے ارشاد ہوا کہ وہ خود پییں گے، کسی کو پلائے جانے کا ذکر ہوا اور کسی کے بارے میں کہا گیا کہ انھیں ان کا رب پلائے گا:

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ، كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا. (الدہر ۷۶: ۵)

”وفادار بندے شراب کے جام پییں گے جن میں آب کافور کی ملونی ہوگی۔“

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا. (الدہر ۷۶: ۱۷)

”انھیں ایسی شراب کے جام پلائے جائیں گے جن میں آب زنجبیل کی ملونی ہوگی۔“

وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا. (الدہر ۷۶: ۲۱)

”ان کا پروردگار انھیں خود (اپنے حضور میں) شراب طہور پلائے گا۔“

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ. (الرعد ۱۳: ۲۳)

’’ابد کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بھی جو اُن کے آبا و اجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے اس کے اہل بنیں گے۔‘‘

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ بِاِيۡمَانٍ اَلۡحَقۡنَا بِهِمۡ ذُرِّيَّتَهُمۡ وَمَآ اَلَتۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَمَلِهِمۡ مِّنۡ شَيۡءٍ، كُلُّ امۡرِیٍٴۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيۡنٌ. (الطور ۵۲: ۲۱)

’’جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُن کی اولاد بھی کسی درجۂ ایمان میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے، اُن کی اس اولاد کو بھی ہم (اُنھی کے درجے میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی کمی نہ کریں گے، (اس لیے کہ) ہر ایک اپنی کمائی کے بدلے میں رہن ہے۔‘‘

جنت میں رشتہ داریوں سے ہٹ کر بھی مومنین ایک دوسرے کی رفاقت سے حظ اٹھا سکیں گے۔ وہ لوگ جو دینی حوالے سے آپس میں تعلق خاطر رکھیں اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، ان میں سے کم تر درجے والوں کو بڑے درجے والوں کا ساتھ نصیب ہو جائے گا:

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ، وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا، ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا. (النساء ۴: ۶۹-۷۰)

’’جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، وہی ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین۔ کیا ہی اچھے ہیں یہ رفیق! یہ اللہ کی عنایت ہے اور (اس کے لیے) اللہ کا علم کافی ہے۔‘‘

غرض یہ کہ جنت ایک ایسی مستقل اقامت گاہ ہے کہ جس میں مختلف درجات بھی ہوں گے اور ہر دم خدا کا فضل بھی جنت والوں کے شامل حال ہوگا۔

جہاں تک اس کی حدوں کی بات ہے تو ظاہر ہے کہ یہ کوئی قید خانہ نہیں کہ اس میں تنگی کی مصیبت اور گھٹن کا احساس ہو، بلکہ یہ نیک کاروں کی عمر بھر کی کمائی اور ان پر خدا کی بے پایاں نعمتوں کی تعبیر ہے۔ یہ بات خود اس چیز کا تقاضا کرتی ہے کہ یہ حدوں سے مطلق بے پروا اور تنگنائیوں سے قطعی نا آشنا ہو۔ قرآن نے اس کی وسعتوں کو کائنات کی وسعتوں سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَسَارِعُوۡٓا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ،

’’اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف

عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ، اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ. (آل عمران ۳: ۱۳۳)
بڑھ جانے کے لیے دوڑو جس کی وسعت زمین و آسمان جیسی ہے، پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔‘‘

خدا کی عدالت جب صالحین کو ان کی کامیابی کی خوش خبری سنادے گی تو وہ جنت جس پر ابھی تک ان کا غیبی ایمان تھا، اُن کے بالکل سامنے کر دی جائے گی۔ کسی کو غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ شاید یہ ان سے دور ہو گی جو اس کو نزدیک کیا جائے گا۔ اس غلط فہمی کو ذیل کی آیت میں ’غَيۡرَ بَعِيۡدٍ‘ کہہ کر دور کر دیا گیا ہے۔ یعنی یہ دوری اور پھر اس کی نزدیکی، بس اتنی ہی ہو گی جیسے کسی پر تکلف ضیافت میں دستر خوان پر پڑی رکابی مہمان سے ذرا سی دور ہو اور اُس کی تکریم کے لیے اس کو سرکا کر کچھ آگے کر دیا جائے:

وَاُزۡلِفَتِ الۡجَنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ غَيۡرَ بَعِيۡدٍ. (قٓ ۵۰: ۳۱)
’’اور جنت ان لوگوں کے قریب لائی جائے گی جو خدا سے ڈرنے والے ہیں اور وہ کچھ زیادہ دور نہ ہو گی۔‘‘

جب لوگ جنت کی طرف چل پڑیں گے تو ان کے اعزاز اور ان کی رہنمائی کے لیے روشنی کا خوب انتظام ہو گا۔ ان کے آگے اور ان کے دائیں ان کی روشنی ہو گی جو ان کے ساتھ ساتھ چل رہی ہو گی:

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

يَوۡمَ تَرَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ يَسۡعٰى نُوۡرُهُمۡ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَبِاَيۡمَانِهِمۡ. (الحدید ۵۷: ۱۲)
’’اُس دن جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کی روشنی ان کے آگے اور ان کے دائیں چل رہی ہے۔‘‘

لوگ جماعتوں کی صورت میں ہوں گے اور فرشتے انھیں اپنے جلو میں لے کر چلے جا رہے ہوں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ جب یہ جنت کے قریب پہنچیں تو اُس وقت دروازے کھولے جائیں اور انھیں اس کے اندر یوں دھکیل دیا جائے جیسے جیل کے پھاٹک کی کھڑکی کو کھول کر مجرموں کو اندر ٹھونس دیا جاتا ہے، بلکہ یہ ابھی دور سے آتے ہوں گے اور جنت کے دروازے پہلے سے کھول دیے جائیں گے۔ گویا یہ خدا کے معزز اور صاحب تکریم مہمان ہیں کہ جن کا وہاں شدت سے انتظار ہو رہا ہے:

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَنَّةِ زُمَرًا، حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا.... (الزمر ۳۹: ۷۳)
’’جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے، انھیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے دروازے کھول کر رکھے گئے ہوں گے ...۔‘‘

وَاِنَّ لِلۡمُتَّقِيۡنَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ، جَنّٰتِ عَدۡنٍ
’’بے شک اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اچھا

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ. (ص ۳۸: ۴۹-۵۰)

ٹھکانا ہے، ہمیشہ کے باغ، جن کے دروازے اُن کے لیے کھول کر رکھے گئے ہوں گے۔‘‘

ان کے آنے کی خوشی میں وہاں عید کا سا سماں ہوگا۔ جنت پر مامور فرشتے انھیں خوش آمدید کہیں گے۔ ہر طرف سے مبارک سلامت کی آوازیں آرہی ہوں گی۔ بشارتوں اور خوش خبریوں کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ ہوگا۔ اس قدر عزت افزائی اور اس طرح کا خیر مقدم دیکھ کر انھیں دنیا میں خدا کی بندگی میں اٹھایا جانے والا اپنا ہر قدم بہت کم تر محسوس ہوگا اور ان کی زبان پر بے ساختہ اپنے رب کے لیے شکریہ کے کلمات جاری ہو جائیں گے:

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ، وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ. (الزمر ۳۹: ۷۳-۷۴)

’’جنت کے پاسبان انھیں کہیں گے: تم پر سلام ہو، شاد رہو، سو اس میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ کے لیے۔ وہ کہیں گے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے کیا ہوا اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

جنت میں داخل ہو جانے کے بعد بھی سلامتی کی دعائیں اور مبارک بادی کے پیغامات جاری رہیں گے۔ جنت اور دوزخ کے درمیان کی دیوار پر جو برجیاں اور مینارے بنے ہوں گے، ان میں براجمان بڑے بڑے لوگ انھیں جنت میں دیکھ کر سلام کریں گے اور ابدی بادشاہی کی بشارت دیں گے:

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ... اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ. (الاعراف ۷: ۴۶، ۴۹)

’’ان دونوں گروہوں کے درمیان پردے کی دیوار ہوگی اور دیوار کی برجیوں پر کچھ نمایاں اور ممتاز لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانیں گے اور جنت کے لوگوں کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو... تم جنت میں داخل رہو، اب نہ تمھارے لیے کوئی خوف ہے اور نہ تم کبھی غم زدہ ہو گے۔‘‘

صالحین کو پہلے پہل جس جنت میں اتارا جائے گا، وہ ان کی مستقل قیام گاہ نہیں ہوگی۔ جس طرح مہمان کے سواری سے اترتے ہی پہلے ہلکی پھلکی تواضع کی جاتی اور ذرا سی دیر کے لیے آرام کرنے کا موقع دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اصل کھانے اور اس کی رہایش کا انتظام ہوتا ہے، اسی طرح یہ جنت بھی ان کی اولین ضیافت ہوگی جو یہاں پہنچتے ہی پہلے مرحلے میں ان کو دی جائے گی اور خدا کی فرماں برداری میں کیے جانے والے ان کے سفر کی ساری تکان دور کر دے گی:

اَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰى، نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ.

’’جولوگ ایمان لائے اورانھوں نے اچھے کام کیے، اُن کے لیے راحت کے باغ ہیں، اولین ضیافت، جو اُن کو ان کے اعمال کے صلے میں دی جائے گی۔‘‘ (السجدہ ۳۲:۱۹)

اس کے بعد اصل جنت کا دور شروع ہوگا۔ ان کی وہ زندگی شروع ہوگی جو موت سے یک سر نا آشنا اور عدم و نیست سے بالکل ناواقف ہوگی۔ ان کی لذت بھری صبحیں کبھی شام میں نہ بدلیں گی۔ انھیں ملنے والی راحتیں ابدی اور ان پر ہونے والی نوازشیں مسلسل ہوں گی۔ اور ان کی مسرتوں کے عروج کسی بھی طرح کے زوال سے ہمیشہ بے پروا رہیں گے۔ بس کیف ہوگا اور سرور ہوگا۔ جام ہوں گے اور شباب ہوگا۔ ہر طرف امن ہوگا۔ اطمینان اور راحت کا بسیرا ہوگا۔ مغنیوں کے ساز ہواؤں میں سُر بکھیرتے ہوں گے اور رحمت کی گھٹائیں ہر دم امنڈی پڑ رہی ہوں گی۔ ابر کرم آئیں گے۔ ناچیں گے اور گائیں گے اور رم جھم برستے جائیں گے۔ غرض یہ کہ جود و سخا کی ہر داستان وہاں زندہ اور اس کے سارے تخیل حقیقت میں ڈھل جائیں گے۔

جنت خدا کا وہ بیش قیمت انعام ہے جس کا اس دنیا میں کامل طور پر تصور کر لینا ممکن نہیں۔ اس لیے اسے بیان کرنے کے لیے اُس نے تشبیہ کا اسلوب اختیار کیا ہے اور وہاں دی جانے والی نعمتوں کی فراوانی اور آزادی اور خود مختاری کو بیان کرنے کے لیے بادشاہی اور اس کے لوازم کو مستعار لیا ہے۔ مزید یہ کہ قرآن میں اس کے لیے بالعموم ’جنت‘ کا لفظ لایا گیا ہے جو عربی زبان میں باغ کے لیے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان جس قدر بھی متمدن ہو جائے اور فطرت سے منہ موڑ کر بناوٹ میں کھو کر رہ جائے، اس کے باوجود اگر اس سے پوچھا جائے کہ اس کے رہنے کی قابل رشک جگہ کیسی ہو تو وہ جواب میں جو کچھ بھی کہے گا، اس میں ایک باغ کا تصور ضرور موجود ہوگا۔ اس کے نزدیک نعمتوں کا بیان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس میں چمنستانوں اور گل زاروں کا ذکر نہ کر دیا جائے۔ یہی وجہ ہوئی کہ خدا نے جب اس کے انعام کا بیان کیا تو اس کی اسی خواہش کی رعایت سے اس میں ’’جنت‘‘ کو مرکزی حیثیت سے بیان کیا۔

باغوں میں بہار آتی ہے۔ ہر درخت برگ و بار لا رہا اور ہر پودا شادابی کا ایک باب رقم کر رہا ہوتا ہے۔ پھر ذرا سی رُت کیا بدلتی ہے کہ گل و بلبل پر اداسی چھانے لگتی ہے۔ لہلہاتے باغ اور ہواؤں سے اٹکھیلیاں کرتے ہوئے پھول، ساری مستیاں بھول جاتے اور اپنا سب کچھ خزاں کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں، یہاں تک کہ باغبانوں کے دل لہو ہو جاتے اور ان کے جگر بھی سوز آشنا ہونے لگتے ہیں۔ یہ بہار کے ساتھ مستقل طور پر جڑی ہوئی خزاں ہے جو اس

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

دنیوی جنت کی، بہرحال، ایک تلخ حقیقت ہے۔ یہ اس لیے ہوتا ہے کہ دنیا امتحان کی جگہ ہے اور جو چیز امتحان کے لیے بنی ہو، اس کے ہمیشہ قائم رہنے کا تصور بالکل نامعقول ہے، چنانچہ پروردگار نے یہ دنیا اور اس کی رونقیں بنائی ہی مرجھا جانے کے لیے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں جو آخرت کی جنت ہوگی، وہ صالحین کو امتحان کے طور پر نہیں، بلکہ انعام کے طور پر دی جائے گی، اس لیے اس کی بہاریں ہمیشہ کے لیے قائم رہیں گی:

جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣ الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَہٗ بِالۡغَیۡبِ، اِنَّہٗ کَانَ وَعۡدُہٗ مَاۡتِیًّا. (مریم ۱۹:۶۱)

''ہمیشہ رہنے والے باغوں میں، جن کا خداے رحمٰن نے اپنے بندوں سے وعدہ کر رکھا ہے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ اس کا وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔''

قُلۡ اَذٰلِکَ خَیۡرٌ اَمۡ جَنَّۃُ الۡخُلۡدِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ. (الفرقان ۲۵:۱۵)

''ان سے پوچھو، کیا یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت جس کا وعدہ خدا سے ڈرنے والوں سے کیا گیا ہے۔''

مزید فرمایا ہے کہ وہاں کے درخت ٹھونٹھ اور مرجھائے ہوئے نہیں، بلکہ سرسبز ہوں گے۔ ان کی ہر طرف پھیلی ہوئی اور نہایت گھنی چھاؤں جنتیوں پر سایہ کیے ہوگی اور ان پر پھلوں کی اس قدر کثرت ہوگی کہ ان کے بوجھ سے شاخیں بھی جھکی پڑ رہی ہوں گی:

www.javedahmadghamidi.com
www.almawrid.org

وَدَانِیَۃً عَلَیۡہِمۡ ظِلٰلُہَا وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُہَا تَذۡلِیۡلًا. (الدہر ۷۶:۱۴)

''اُس کے درختوں کے سایے اُن پر جھکے ہوئے اور اُن کے خوشے بالکل اُن کی دسترس میں ہوں گے۔''

ان باغوں کو سرسبز رکھنے کا یہ انتظام ہوگا کہ وہاں نہریں بہتی اور ندیاں جھومتی ہوں گی۔ کہیں چشمے پھوٹ کر بہ رہے ہوں گے تو کہیں دور گرنے والے جھرنے بھی اپنا اپنا ترنم سنا رہے ہوں گے۔ اور یہ سب کچھ جنت کی رونق کو بھی بڑھائے گا، اور جنتیوں کی تسکین بصارت کا بھی باعث ہوگا:

وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ. (التوبہ ۹:۷۲)

''اِن مومن مردوں اور مومن عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے ان باغوں کے لیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔''

اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ. (الحجر ۱۵:۴۵)

''جو خدا سے ڈرنے والے ہیں، وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔''

بلندی پر موجود باغ جس طرح موسم کی سختیوں اور آفتوں سے محفوظ ہوتے ہیں، اسی طرح دیکھنے میں بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اہل عرب کے ہاں اچھے باغ کا تصور یہی تھا کہ وہ بلندی پر ہو اور اس کے کناروں پر کھجور کے

درختوں کی باڑھ ہو۔اس سے یہ بادسموم اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچے رہیں اورنظروں کے لیے بھی نہایت جاذب ہوں۔ چنانچہ فرمایا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ، لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ، فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ. (الغاشیہ۸۸: ۸-۱۰)

''کتنے چہرے اُس دن پُر رونق ہوں گے، اپنی سعی پر راضی، ایک اونچے باغ میں۔''

ان باغات کا موسم بڑا ہی خوش گوار اور معتدل ہوگا۔ وہاں تھپک تھپک کر سلا دینے والی نرم رَو ہوائیں بھی ہوں گی اور صبح دم سہانے خوابوں سے جگا دینے والی بادصبا بھی ہوگی، مگر چہروں کو جھلس دینے والی لو، بیخ وبُن سے اکھاڑ دینے والی صرصر، خون کو جما دینے والی خنک ہواؤں اور سنسناتے ہوئے جھکڑوں کا وہاں گزر تک نہ ہوگا۔ وہاں کا سورج جنتیوں کو روشنی اور قوت بخش حرارت تو مہیا کرے گا، مگر اس میں جلا دینے والی تمازت اور آگ برساتی ہوئی حدت بالکل نہ ہوگی:

لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا. (الدھر۷۶: ۱۳)

''وہ نہ اُس میں دھوپ کی حدت دیکھیں گے، نہ سرما کی شدت۔''

جنت کے باغات اپنے حسن، دل فریبی اور موسموں میں تو بے نظیر ہوں گے، ان میں امن وسلامتی کی باد بہاری بھی چلتی ہوگی۔ وہاں نفرت ہوگی نہ کدورت۔ بغض ہوگا اور نہ کسی قسم کا عناد۔ عیب جوئیوں اور بدگمانیوں کا کوئی نشان تک نہ ہوگا۔ یہ تو سپنوں بھری وہ دنیا ہوگی کہ جس میں ہر دم محبت اور الفت کے نغمے گونجتے ہوں گے، یہاں تک کہ فرشتے جنت کی ہر سمت کے دروازوں میں سے جب جب ان پر داخل ہوا کریں گے، سلامتی کی دعائیں کرتے ہوئے داخل ہوا کریں گے:

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا، اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا. (الواقعہ۵۶: ۲۵-۲۶)

''وہ اُس میں کوئی بے ہودہ بات اور کوئی گناہ کی بات نہ سنیں گے۔ صرف مبارک سلامت کے چرچے ہوں گے۔''

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ، سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. (الرعد۱۳: ۲۳-۲۴)

''فرشتے ہر دروازے سے اُن کے پاس آئیں گے۔ (اور کہیں گے): تم لوگوں پر سلامتی ہو، اس لیے کہ تم ثابت قدم رہے۔ سو کیا ہی خوب ہے انجام کار کی یہ کامیابی!''

جنتیوں کے رہنے کے لیے بنائے گئے قصر وایوان بھی اپنی مثال آپ ہوں گے۔ ان کثیر منزلہ عمارتوں کو صرف

اینٹ گارے سے بنا کر نہ چھوڑ دیا گیا ہوگا، بلکہ ان میں ہر طرح کی سہولیات میسر اور انھیں ہر طرح کی آرایش سے باقاعدہ مزین کیا گیا ہوگا۔ ان دودھ دُھلے، موتیوں سجے اور سونے چاندی سے ڈھلے ہوئے محلوں میں موجود بالاخانے، ان کے تعمیری حسن میں بھی اضافہ کریں گے اور جنتیوں کی تفریح اور ان کی ہواخوری کا بھی خوب سامان کریں گے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا. (العنکبوت ۲۹: ۵۸)

”جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ہم انھیں جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے۔“

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ. (الزمر ۳۹: ۲۰)

”البتہ جو اپنے رب سے ڈرے اُن کے لیے بالاخانے ہوں گے اور ان کے اوپر مزید بالاخانے جو آراستہ کیے گئے ہوں گے۔“

جنت کی آرایش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ باغوں کے اندر سے بھی چشمے گزر رہے ہوں گے۔ بیٹھنے کے لیے بادشاہوں کے تخت کی طرح اونچی اونچی مسندیں ہوں گی۔ ان کے سامنے بڑے سلیقے سے ظروف سجا دیے گئے ہوں گے۔ غالیچے اور قالین آپس میں اس طرح پیوستہ بچھے ہوں گے کہ ان کے درمیان میں کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے گی اور مزید یہ کہ اُن پر تکیے اور نہالچے ہر طرف بکھرے پڑے ہوں گے:

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ، فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ، وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ، وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ، وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ. (الغاشیہ ۸۸: ۱۲-۱۶)

”اُس میں چشمہ رواں ہوگا۔ اُس میں اونچی مسندیں بچھی ہوں گی اور ساغر قرینے سے رکھے ہوئے اور غالیچے ترتیب سے لگے ہوئے اور نہالچے ہر طرف پڑے ہوئے۔“

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org